خلافت لائبریری ربوہ

ہفتہ | یکم اگست 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ یکم اگست 1998ء 7 ربیع الثانی 1419 ہجری یکم ظہور 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 166

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان چونکہ ناقص اور ثواب حاصل کرنے کے لئے اعمال صالحہ کا محتاج ہے اس لئے کبھی وہ تواضع اور تذلل کے طور پر اپنے خدا کو خوش کرنے کے لئے اپنے آرام پر دوسرے کا آرام مقدم کر لیتا ہے اور آپ ایک حظ سے بے نصیب رہ کر دوسرے کو وہ حظ پہنچاتا ہے تا اس طرح پر اپنے خدا کو راضی کرے۔ اور اس کی اس صفت کا نام عربی میں ایثار ہے۔

یہ صفت ایثار جس میں ناداری اور لاچاری اور ضعف اور محرومی شرط ہے ایک عاجز انسان کی نیک صفت ہے کہ باوجودیکہ دوسرے کو آرام پہنچا کر اپنے آرام کا سامان اس کے پاس باقی نہیں رہتا۔ پھر بھی وہ اپنے پر سختی کر کے دوسرے کو آرام پہنچا دیتا ہے۔ (-) ایثار کی صفت میں یہ ضروری شرط ہے کہ ایثار کنندہ اپنے لئے ایک محرومی کی حالت پر راضی ہو کر دوسرے کو اپنے اس نصیب سے بہرہ یاب کرے اور اگر اپنے لئے محرومی کی حالت پیدا نہ ہو اور دوسرے کو ہم فائدہ پہنچا دیں تو یہ ایثار نہیں ہو سکتا مثلاً ہمارے قبضہ میں بہت سی روٹیاں ہیں جن کے ہم مالک ہیں اور ہم نے ان ہزاروں روٹیوں میں سے ایک روٹی کسی فقیر کو دے دی تو اس کا نام ایثار نہیں ہو گا۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 98-97)

ایثار کا پاکیزہ نمونہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ بہت بھوک لگی ہے اور سخت تکلیف ہے۔ آپؐ نے اپنی ایک بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا کہ کچھ کھانے کو ہے تو بھیج دیں۔ وہاں سے جواب آیا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں ہے پھر ایک اور بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا۔ حتیٰ کہ سب ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا کہ اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میرے ہاں پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر آپؐ نے حاضرین مجلس سے فرمایا۔ آج رات کون اس کو کھانا کھلائے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسولؐ! مجھے اسکی مہمانی کا شرف عطا فرمایا جائے۔ چنانچہ وہ اس کو لے کر گھر آیا اور اپنی بیوی سے کہا یہ اللہ کے رسولؐ کا مہمان ہے اس کی خاطر و مدارت میں کوئی کمی نہ رہنے پائے۔ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے۔ اس پر اس انصاری نے کہا ان کو کسی طرح بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے کیلئے اندر آئے تو دیا بجھا دینا اور اندھیرے میں ایسا ظاہر کریں گے۔ جیسے ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی انہوں نے کیا وہ مہمان کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مہمان کھانا کھاتا رہا اور مہمان کو جتائے بغیر وہ خود میاں بیوی بھوکے رہے۔ صبح کو جب انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا۔ تم دونوں نے رات کو مہمان سے جیسا عمدہ اور اچھوتا برتاؤ کیا۔ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو رہا تھا۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ)

کفالت یکصد یتامی

○ جو دوست یتامی کی خبرگیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامی دارالضیافت ربوہ کو کرکے اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامی خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامی دارالضیافت ربوہ)

ایثار اور قربانی کرنے والی جماعتیں کامیاب ہوتی ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

کتنی ہی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ جایا کرتی ہیں۔ اس غلبہ کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہوتا ہے وہ اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے اسے مفید کاموں میں صرف کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان میں دیانت بھی ہوتی ہے۔ صداقت بھی ہوتی ہے۔ محنت کی عادت بھی ہوتی ہے پھر ان کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ ان کے ارادے پختہ ہوتے ہیں اور ان کے مقابل میں جو لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ان اوصاف سے خالی ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قلیل غالب آ جاتے ہیں اور کثیر مغلوب ہو جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک آدمی جس میں ایثار کا مادہ ہوتا ہے درجنوں پر بھاری ہوتا ہے۔ پاگل کو ہی دیکھ لو۔ لوگ اس کا مقابلہ کرنے سے گھبراتے ہیں حالانکہ وہ اکیلا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ ڈرتے ہیں کہ انہیں چوٹ نہ آ جائے۔ ان کو زخم نہ لگ جائے۔ اور وہ اپنی طاقت کو صرف ایک حد تک استعمال کرتے ہیں۔ لیکن پاگل کے لئے چوٹ اور زخم بلکہ موت کا بھی کوئی سوال نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اپنی طاقت اس حد تک استعمال کرتا ہے جس حد تک ایک سمجھدار انسان استعمال کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور وہ اکیلا ہونے کے باوجود دوسروں پر غالب آ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی جماعت کے افراد میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہو اور وہ دین کے لئے اپنے اندر مجنونانہ رنگ رکھتے ہوں اور وہ اپنی محنت اور قربانی کو اس حد تک پہنچا دیں کہ جس حد تک پہنچانے سے دوسرے لوگ گھبراتے ہوں تو پھر ان کے ایک ایک آدمی کے مقابلہ میں دس دس پندرہ پندرہ بلکہ بیس بیس آدمی بھی ہیچ ہو جاتے ہیں۔ جنگ بدر میں ایسا ہی ہوا۔ غزوہ خندق میں بھی ایسا ہی ہوا اور مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اپنے سے کئی گنا بڑی جماعت پر غالب آ گئی۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 565-564)

کسی اور کو دے دو

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے تھے۔ جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے۔ اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت امام جماعت الثانی تھے پاس لیٹے تھے۔ اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا۔ اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ اور ہمارا کیا ہے رات گذر جائے گی۔ نیچے آ کر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا۔ اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمن صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا۔ لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کسی اور کو دے دو۔ مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی۔ اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا۔ اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو۔ پھر میں لے آیا۔ (رفقائے احمد جلد 4)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

خرچ کرنے والے کے لئے دعا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال و متاع برباد کر۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب امامن اعطیٰ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے' اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔ اس میں سے جو پہلا حصہ ہے وہ تو ظاہر و باہر ہے' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو خرچ کرنے والے ہیں' ان کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔ پس آپ اپنی نیکیوں میں اپنے بچوں کو بھی شریک کریں' اپنے گردوپیش' اپنے ماحول کو بھی شریک کریں تاکہ یہ نیکیوں کا مضمون پھولنے اور پھلنے لگے اور تمام دنیا پر محیط ہو جائے۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی جانے والی ہواؤں کے رخ پر ہوگا۔ فرشتے دعائیں کریں گے اور آپ آگے قدم بڑھائیں گے۔ تو بہت تیزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اموال میں برکت دے گا اور اس برکت کے نمونے ہم دیکھ رہے ہیں۔ تمام دنیا میں ایسے خرچ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ مزید عطا فرما رہا ہے اور ان جیسے اور پیدا کر رہا ہے جن کے نتیجے میں احمدیت کے بڑھتے ہوئے بوجھ بآسانی اٹھائے جا رہے ہیں۔

میں نے پہلے بھی بارہا ذکر کیا ہے کہ آج تک ایک بھی ضرورت ایسی میرے سامنے نہیں آئی جو ضرورت حقہ ہو' اچانک سامنے پیدا ہو جائے اور اس کی تائید میں الٰہی ہوا نہ چلی ہو۔ ہمیشہ بغیر تحریک کے' کثرت کے ساتھ عین ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ ضرورت پوری کرنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے اور مبارک ظفر صاحب جن کے سپرد شریف اشرف صاحب کے علاوہ آج کل مالیات کا نظام ہے وہ جب کسی خاص بڑھتی ہوئی ضرورت کے متعلق بات کرنے آتے ہیں تو ان کی مسکراہٹ بتا رہی ہوتی ہے کہ پھر وہی واقعہ ہو گیا ہے۔ ان سے برداشت نہیں ہوتی بے اختیار ہنس پڑتے ہیں کہ وہی بات ہوئی میں ضرورت کا پوچھنے کے لئے آیا تھا اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پورا ہونے کے سامان بھی ساتھ پہنچ گئے ہیں۔ یہ ایسا مسلسل خدا تعالیٰ کا سلوک ہے کہ آج تک کبھی ذرہ بھی اس میں کوتاہی نہیں ہوئی۔

پس آپ محفوظ ہاتھوں میں ہیں' نہ صرف یہ کہ آپ محفوظ ہاتھوں میں ہیں بلکہ آپ کے دل کی سچائی پر یہ باتیں گواہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچے لوگوں سے ہے۔ جو خدا کی خاطر' نہ کہ دنیا کو دکھانے کے لئے' اس کی راہ میں اپنی طاقتیں اور اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ان کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور ہمارے ساتھ یہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ تو سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان خرچ کرنے والوں کے دلوں پر نظر رکھی اور ان کی نیکیوں اور ان کے خلوص کو قبول فرمایا ہے اور یہ قبولیت کے نشان ہیں جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمیشہ اسی طرح یہ قبولیت کے نشان ہمارے حق میں ظاہر ہوتے رہیں۔

جہاں تک روک رکھنے والے کنجوس کی ہلاکت کی دعا ہے اس سلسلے میں بعض وضاحتیں پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ دنیا میں لوگوں نے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک نہیں کیا جاتا۔ کیوں ہلاک نہیں کیا جاتا یہ مضمون میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں یعنی ایمان لانے والوں کی کسی خوبی پر نظر رکھتے ہوئے یا اپنی عنایت کی وجہ سے ان کو بچانا چاہے اور وہ اموال کے معاملے میں کنجوسی کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے اموال برباد ہونے شروع ہو جاتے ہیں تاکہ ٹھوکر کھا کر ان کو نصیحت آئے اور بسا اوقات ایسے لوگوں نے بالآخر مجھے خط لکھا کہ ہم یہ کیا کرتے تھے لیکن اب ہمیں نصیحت آ گئی ہے۔ اور جب سے ہم نے خدا کی راہ میں کنجوسی چھوڑی ہے ہمارے اموال میں دوبارہ برکت پڑنی شروع ہو گئی ہے۔ لیکن وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ ضائع سمجھتا ہے' بیکار' خشک لکڑیاں جانتا ہے ان کو ضرور کاٹ کے الگ پھینک دیا کرتا ہے اور پھر ان کے اموال ترقی کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں لیکن جماعت کو ان کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ اپنے اموال سمیت جہاں چاہیں چلے جائیں جماعت کے خزانے میں ایک آنے کی بھی کمی نہیں کر سکتے اور ان کی جگہ اللہ اور بھیج دیتا ہے۔ پس یہ وہ سلوک ہے جو ہم سے جاری ہے اور یہ حدیث دراصل اسی مضمون کو بیان کر رہی ہے۔

(خطبہ جمعہ 2 جنوری 98ء)

جلسہ سالانہ کے موقع پر عاجزانہ دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ میں

اے ہمارے خدا! ہم بے علم اور کمزور ہیں۔ تیری مدد اور نصرت کے بغیر ہم تیری رضا کی راہوں کو تلاش نہیں کر سکتے۔ اے ہمارے رب! تو خود مہربانی فرما اور ہمارے صحن سینہ اور وسعت دل کو اپنی ذاتی محبت سے معمور کر دے تا ایک اصیل اور تیز رو گھوڑے کی طرح ہم تیری طرف دوڑیں اور تیرے حضور جا حاضر ہوں۔ ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والے! پیار سے ہمیں اٹھا اور اپنی گود میں ہمیں بٹھا لے۔

کبر و غرور تیرے در کے لعین اور دھتکارے ہوئے لیکن تذلل اور انکسار تیرے عرش کی لونڈی ہیں۔ اے خدا! ہمارے دل کی بھی یہی مکین ہوں۔

نیستی ہمارے وجود کی اصلیت اور حقیقت ہے۔ اے خدا ہمیں اس حقیقت پر ہمیشہ قائم رکھ۔ نہ ہمارا جوان اپنی قوت پر اترائے' نہ ہمارا بوڑھا اپنی لاٹھی پر بھروسہ رکھے۔ نہ ہمارا عاقل اور فہیم اپنے عقل و فہم پر ناز کرے' نہ کوئی عالم اور فقیہہ اپنے علم کی صحت اور اپنی دانائی کی عمدگی پر اعتبار کرے (۔) کیونکہ تو اے ہمارے رب! ہمارے محبوب!! جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جن کو چاہے اپنے حضور سے دھتکار دے اور جن کو چاہے اپنے خاص بندوں میں شامل کر لے۔

اے ہمارے معبود! ہم تیرے عاجز اور بے مایہ بندے' عبودیت تامہ کے حصول کے لئے سرگرداں عبادت تو تیری ہی کرتے ہیں۔ لیکن پریشان خیالی اور شیطانی وسوسہ اندازی اور خشک افکار اور مہلک اوہام اور تاریک خیالات کے ساتھ ہم سیلاب کے گندے پانی کی مانند ہیں اور گمان اور ظن سے ہم چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔

اے رحمتِ اتم! تو اپنے بے پایاں فیض سے خود ہمیں اپنا چہرہ دکھا۔ تا حق و یقین ہمیں نصیب ہو۔

اے ارحم الراحمین! ہم تیری ہی نصرت کے طالب ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ذوق' شوق' حضور قلب' بھرپور ایمان کے ملنے کے لئے' تیرے احکام پر لبیک کہنے کی توفیق کے لئے' سرور اور نور کے لئے' معارف کے زیورات اور حقائق و دقائق کے لباس کے ساتھ دل کو آراستہ کرنے کے لئے' تا ہم تیرے فضل' تیرے رحم کے ساتھ یقین کے میدان میں سبقت لے جانے والے بن جائیں اور اسرار و حقائق کے دریا پر وارد ہو جائیں۔

اے ہمارے رحمان! ہوائے نفس کی موجیں ٹھاٹھیں مارتی رہتی ہیں اور ہمیں غرق کرتی رہتی ہیں۔ نفس کے عوارض ایک چکر میں ہیں اور ہوائے نفس کے قیدی ہلاک ہوتے رہتے ہیں اور کم ہیں جو نفس امارہ کی اس یلغار سے محفوظ رہتے ہوں۔ اے ہمارے رحمان! تو خود ہماری حفاظت کر۔ اے شافی حقیقی! ایک حاذق طبیب کے روپ میں ہم پر جلوہ کر ہو۔ ہمیں اپنی طرف کھینچ لے۔ ہمیں اپنے سینہ سے لگا لے تا ہم تیری محبت میں دیوانے مستانے بن جائیں۔ اور سب امراض نفس سے شفا پائیں۔ ہمیں سعادت دے اور اس سعادت مندی پر قائم رہنے کی ہمیشہ توفیق بخش اور اپنے پاک بندوں میں ہمیں شامل کر لے۔

اے ہمارے ہادی! صراط مستقیم نعمت عظمیٰ ہے۔ ہر نعمت کی جڑ اور ہر عطا کا دروازہ ہے۔ اے ہمارے محبوب! اے ہمارے مقصود!! سیدھی راہ ہمیں دکھا۔ یہ نہ مٹنے والی روحانی بادشاہت ہمیں عطا کر۔ تیرے تفضلات اور تیری نعماء کا مسلسل ہم پر نزول ہو۔ ان نعمتوں' ان فضلوں کو قبول کرنے کے لئے ہمیں تیار کر اور ان کا ہمیں اہل بنا۔ تا اندھیری راتوں کے بعد خوشگوار زندگی اور ظلمات اور تاریکیوں کو دور کر دینے والا نور ہم پائیں تا اے ہمارے رب! ہلاکت سے قبل ہر قسم کی لغزش اور ضلالت سے ہم نجات حاصل کر لیں۔

اے ہمارے رب! ہمارے مالک!! اپنے ہی فضل سے ہمارے دلوں میں اپنی ذاتی محبت کا شعلہ بھڑکا۔ اپنے نشانوں سے اپنی ہستی پر ہمیں حق الیقین بخش۔ اے ہمارے محبوب! اپنے چہرے سے نقاب اٹھا اور رخ انور کا ہمیں جلوہ دکھا۔

اے محسن! تیرے احسان کی نورانی لہریں ہمارے فانی وجود میں کروٹ لیں ہمارا ذرہ ذرہ تجھ پر قربان۔ تیری سوزش محبت ہر وقت ہمارے سینے کو گرماتی رہے۔ تیری عظمت اور تیرے جلال کا جلوہ کچھ اس طرح ہمیں اپنی گرفت میں لے کہ دنیا اور اس کی ہر شئے تیری ہستی کے آگے مردہ متصور ہو۔ ہر خوف تیری ہی ذات سے وابستہ رہے۔ تیرے درد میں لذت پائیں اور تیری خلوت میں راحت۔ تیرے بغیر دل کو کسی پہلو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔

اے ہمارے سچے اور حقیقی محسن! ہمیں اپنی محبت کی نعمت سے مالا مال کر۔ اپنی روح ہم نے تیرے سپرد کی۔ اپنی ہستی تجھے سونپی۔ ہم تجھ سے ہی اپنی محبت کو خاص کرتے ہیں۔ عاجزانہ اور متضرعانہ ہم تیری طرف آتے ہیں۔ تیری رحمت تیری شفقت کے ہم بھکاری ہیں۔ ہم غافلوں کی غفلت کے پردے پھاڑ کر پرے پھینک دے۔ ہماری چال کو سیدھا کر۔ ہماری روح تیری عظمت اور جلال کے خوف سے لرزاں اور ترساں ہے۔ تیری محبت رگ جان بن جائے۔

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات سے خطابات- مجالس عرفان انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا دورہ جرمنی (14 تا 26 مئی 98ء)

☆ سینٹ پال کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سینٹ پال پہلے عیسائیوں کی ایذا رسانی میں شامل تھا اور پھر اس نے عیسائیت قبول کر لی۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ ایجنٹ تھا۔ لیکن یہ خیال ضروری نہیں کہ درست ہو۔ لیکن جب وہ عیسائی ہوا تو اس نے بہرحال عیسائیت کا بھلا نہیں کیا۔

☆ ایک اور سوال کے جواب میں حضور انور نے بیان فرمایا کہ حضرت سید احمد بریلویؒ کی حضرت یحییٰ علیہ السلام (John the Baptist) سے بہت مشابہت ہے۔ دونوں مشابہہ حالات سے گزرے ہیں۔ جس طرح حضرت یحییٰ جان بچا کر لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے اور ان کے بارے میں کسی اور جزیرہ میں پہنچے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اسی طرح بعید نہیں کہ حضرت سید احمد شہید بریلوی کے بھی حالات ہوں اور دونوں نے بدل ہو کر پہاڑی علاقوں میں اپنی زندگیاں بسر کر دی ہوں۔ Jhon the Baptist کے بارے میں تو ثبوت موجود ہیں لیکن حضرت سید احمد بریلوی کے بارے میں تحقیق جاری ہے۔

☆ سورۃ الشوریٰ کی آیت 30 (ترجمہ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان جانداروں کی قسم سے اس نے پھیلایا ہے اس کے نشانوں میں سے ہے اور جب وہ چاہے گا ان سب کے جمع کرنے پر قادر ہو گا) کے حوالے سے ایک سوال ہوا کہ آئن سٹائن کی تھیوری کے مطابق روشنی کی رفتار سے کسی مادہ کی رفتار بڑھ نہیں سکتی۔ اور چونکہ کائنات کے معلوم حصہ میں جو فاصلہ میں کئی نوری سال کی دوری تک ہے، کسی دوسری مخلوق کی موجودگی کا علم نہیں ہو سکا۔ اور اگر اس سے پرے کہیں مخلوق موجود ہوئی تو پھر اس سے ملنے کے لئے سفر کا جتنا عرصہ درکار ہو گا وہ انسانی عمر کے لحاظ سے بہت زیادہ بنتا ہے اور ایسی صورت میں بظاہر ملاقات ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مخلوق کو جمع کرنے کے لئے ضروری نہیں کہ جسمانی طور پر ہی ملاقات ہو بلکہ ایسا مواصلات کے ذریعہ سے بھی ہو سکتا ہے۔

☆ ایک سائل نے سورہ مومن کی آیت 58 (ترجمہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسانوں کی پیدائش سے بڑا کام ہے مگر اکثر انسان جانتے نہیں) اور اسی مضمون کی بعض دوسری آیات پیش کر کے ان کی تشریح چاہی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کائنات انسانی تخلیق سے پہلے اتنی پیچیدہ چیز ہے کہ سائنس دان جتنا غور کرتے ہیں اتنا ہی ان کے لئے پیچیدگی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کائنات میں ہر طرح کے جانور اور طرح طرح کی مخلوق ہے۔ اور انسان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ تم کس طرح بڑھکیں مار رہے ہو۔

حضور نے فرمایا کہ آئن سٹائن کے نزدیک خالی Space کا تصور ممکن نہیں تھا۔ 1948ء میں پہلی بار تحقیق سے یہ پتہ چلا کہ Inter-Space بے انتہا چھوٹے چھوٹے ذرات سے بھری ہوئی ہے جس کا مادہ کم از کم اتنا ہے جتنا کہ Galaxies کا مادہ ہے۔ بعد کی تحقیقات کے مطابق پھر یہ بھی علم ہوا کہ ہر Matter کا ایک Anti-Matter بھی ہے۔.... پس خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ ہم نے ایسی پیچیدہ کائنات بنائی ہے دراصل انسان کو اس کی حیثیت دکھانے والی بات ہے۔

☆ سورۃ الانبیاء کی آیت 31 (ترجمہ کیا کفار نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے، پس ہم نے ان کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا ہے۔ پس کیا وہ ایمان نہیں لاتے؟) کے حوالہ سے کئے جانے والے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت کا واضح طور پر Big Bang سے تعلق ہے کیونکہ ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصہ میں بگ بینگ کے فوراً بعد دھواں پیدا ہو کر پھیلنا شروع ہوتا ہے اور الیکٹران، ایٹم وغیرہ وجود میں آتے ہیں۔

☆ تیسری جنگ عظیم کے وقت کے بارے میں کئے جانے والے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ تیسری جنگ عظیم کا وقت تو معین نہیں ہے، لیکن اس کی نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں، یعنی دنیا پھٹ رہی ہے، جوہری توانائی دنیا کی کسی طاقت کے بس میں نہیں رہے گی۔

☆ مذہب اور سیاست کے آپس میں تعلق کے بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ مذہب سیاست سمیت ہر شعبہ زندگی پر حاوی ہے۔ جیسا کہ فرمایا کہ جب بھی ووٹ دو تو امانت دار کو دو اور تقویٰ اختیار کرو۔ ایسی سیاست جس احمدی نے بھی کرنی ہے اسے اجازت ہے لیکن چونکہ کوئی سیاسی جماعت بھی اس معیار پر پورا نہیں اترتی اس لئے ان پارٹیوں کا حصہ بننے کی اجازت نہیں ہے۔

☆ ایک طالب علم نے بتایا کہ اس کی کلاس میں بعض اساتذہ دینی تعلیمات کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انتظامیہ کو توجہ دلائیں کہ ان کے اصولوں کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ جرمن قانون کو اساتذہ توڑ نہیں سکتے، کلاس سے باہر آ کر جو مرضی کریں۔

☆ ایک سوال تھا کہ خدا تعالیٰ بھی اپنے بارے میں "نحن" کا لفظ استعمال کرتا ہے جو جمع کا صیغہ ہے، حضور انور نے فرمایا کہ "ہم" کا لفظ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے تو وہ اس کی عظیم بادشاہت کا آئینہ دار ہے اور بلند شان کا اظہار ہے۔ لیکن جب Third Person کا ذکر آئے گا تو کبھی یہ استعمال نہیں ہو گا کہ "انہوں نے" بلکہ ہمیشہ یہی کہا جائے گا کہ "اس نے"

☆ ایک سوال ہوا کہ آنحضور ﷺ پر قرآن کریم فرشتہ کے ذریعہ کیوں نازل کیا گیا، کیوں براہ راست دل پر الہام نہیں کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کا نزول ایک نظام چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو نظام قائم کر رکھا ہے وہ حضرت جبرائیلؑ کے سپرد ہے لیکن جبرائیلؑ کسی سلسلہ کی کڑی نہیں ہے۔

☆ نماز تسبیح کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس نماز کا کوئی ذکر رسول اللہ ﷺ کے ہاں نہیں ملتا، صحاح ستہ میں بھی اس کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ یہ چھ سات سو پہلے لکھی جانے والی کتابوں میں شامل کی گئی ہے۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ فرض نماز کی پہلی دو رکعات میں تو قرآن کریم کے کسی دوسرے حصہ کی تلاوت بھی کی جاتی ہے لیکن تیسری اور چوتھی رکعت میں نہیں کی جاتی، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسا سورہ فاتحہ کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے ہے۔

☆ یورپ کے اکٹھا ہونے کے بارے میں ایک سوال کا تفصیلی جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یورپ کو اکٹھا کرنے کا نظریہ چرچل نے پیش کیا تھا اور اس کے مطابق آئندہ جنگ کے خطرہ سے بچنے کے لئے یعنی جرمن قوم کو دبانے کے لئے یورپ کو اکٹھا کرنا ضروری تھا۔ لیکن چرچل ایک انسان تھا، وہ خدا نہیں تھا۔ وہ جرمن قوم کی عظمت کو حقیقت میں سمجھ نہیں سکا کہ اس کے نظریہ کا دوسرا رخ بھی ظاہر ہو سکتا ہے جیسا کہ اب ہو رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اب ایک اور تقسیم ایسی ہو رہی ہے کہ جنگ کا خطرہ ٹالا نہیں جا رہا۔ برطانیہ کی کوشش ہے کہ وہ ایک طرف کینیڈا اور امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو زیادہ مضبوط کرے اور دوسری طرف یورپ کے ساتھ بھی۔ یعنی دونوں طرف اپنی ٹانگ رکھے جو کہ ممکن نہیں ہے۔ اب یورپ جرمنی کی طاقت کے ساتھ مل کر ایسی طاقت بن کر ابھر رہا ہے کہ امریکہ کی وہ پہلے والی حیثیت نہیں رہے گی اور امریکہ کے مالی مفادات میں یورپ اپنا حق مانگے گا۔ یہ لازمی ہو گا اور اس طرح متحدہ یورپ جنگ ٹالنے کی بجائے خطرہ بڑھانے کا موجب بن جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح چین کوریا اور جاپان وغیرہ کا ایک اور مرکز ہے جو یورپ اور امریکہ کے اقتصادی مفادات کو چیلنج کرے گا۔ اسی لئے مجھے یقین ہے کہ دنیا تیسری جنگ عظیم کی طرف بڑھ رہی ہے۔

اجتماع کا اختتامی اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع کا اختتامی اجلاس 24 مئی 1998ء کی سہ پہر Bad Kreuznach میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حاضرین نے کھڑے ہو کر خدام کا عہد اردو اور جرمن زبانوں میں دہرایا۔ نظم کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اجتماع میں دس ہزار خدام و اطفال اور زائرین نے شرکت کی۔ جن میں پانچ سو اسی (580) نومبائعین خدام بھی شامل تھے۔ شامل ہونے والے اطفال کی کل تعداد 1498 تھی۔ اجتماع کے لئے 46 مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے تھے اور اجتماع کی کارروائی کے تراجم بیک وقت آٹھ زبانوں میں پیش کئے جاتے رہے۔

تقسیم انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین کو بہت روح پرور اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب سے نوازا جس میں نہایت اہم نصائح فرماتے ہوئے نیک توقعات کا اظہار بھی فرمایا اور تربیت کے امور میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے کام پر خوشنودی کا اظہار بھی فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج صبح کی مجلس میں ایک سوال بہترین قوم ہونے کے بارے میں تھا جس کا قرآن مجید نے دعویٰ کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ تمہاری فضیلت یہ ہے کہ تم بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہو۔ حضور انور نے اس حدیث کا بھی حوالہ دیا کہ الیدالعلیا خیر من الیدالسفلی" یعنی عطا کرنے والا ہاتھ وصول کرنے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے ہمیں یہ پیغام دیا ہے کہ جب تک تم دوسروں کی خدمت کرتے رہو گے، بہترین رہو گے۔ جب اپنے مفاد کے لئے کام کرنا شروع کر دو گے تو اس مقام پر نہیں رہو گے۔ اس آیت میں جو لفظ الناس استعمال ہوا ہے اس سے بنی نوع انسان مراد ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ پہلے گزری ہوئی قومیں محض اپنے علاقوں اور اپنی قوموں کے لئے ہوا کرتی تھیں، ساری دنیا کے لئے نہیں تھیں۔ پس ایسی قوم جس کا تعلق ساری دنیا کی بھلائی سے ہو وہ یقیناً مقامی قوموں سے بہتر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بھلائی کی بہترین قسم یہ ہے کہ کسی کو اچھی بات کا حکم دیا جائے اور بری بات سے روکا جائے۔ اب بے شمار لوگ دہریہ اور مذہب سے متنفر ہیں اور خدا کی ہستی کے قائل نہیں رہے۔ ایسی صورت میں انہیں معروف باتوں کی طرف بلایا جائے۔ ہر شخص خواہ وہ بد بھی ہو جانتا ہے کہ سچائی اچھی چیز ہے اور بھلائی اچھی چیز ہے۔ پس معروف کا حکم دیں اور منکر سے روکیں۔ اس صورتحال کا اطلاق ساری دنیا پر یکساں ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ساری دنیا میں اگر کسی قوم نے جہاد کرنا ہے تو یہ جماعت احمدیہ ہے جس کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی ہے اور پھر یہ شرط ہے کہ اللہ پر ایمان لاتے ہوئے ایسا کرو۔ ورنہ کئی لوگ نرم دلی یا اپنی تہذیب کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی للہ کرے گا تو خدا اس کا مددگار بھی ہو گا۔ ایمان باللہ کا نیک تعلیم دینے اور برائی سے روکنے سے گہرا تعلق ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت ﷺ بھی یہ کام اللہ کی خاطر ہی کیا کرتے تھے۔ اور یہ انسانوں کی بگڑی ہوئی عادت ہے کہ اللہ کی خاطر کام شروع کرو تو ضرور مخالفت کرتے ہیں۔ پس عرب بھی تلواریں لے کر آپ پر چڑھ دوڑے۔ ایسے میں اللہ سہارا اور ذمہ دار ہے کہ تمہیں دلشکنی سے اس حد تک روکے کہ تم یہ کام ہی چھوڑ بیٹھو۔ چنانچہ جو اللہ پر ایمان کی خاطر ایسا کریں اور پھر کبھی بھی نہ چھوڑیں ان سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اہل کتاب میں بھی اچھے لوگ ہیں' یہود اور عیسائیوں میں' لیکن ان کے ایمان کی کمی کا ذکر کیا گیا ہے کہ اگر وہ ایمان لے آتے تو ان کی نیکیاں ضائع نہ ہو جاتیں۔ فرمایا ان میں مومن تو ہیں لیکن بہت تھوڑے اور اکثریت فاسق ہے۔

حضور نے فرمایا کہ برائیوں سے روکنے کا بہترین طریق نماز ہے۔ نماز ہی ہے جو بدیوں کے خلاف جہاد کا طریق بتاتی ہے اور عام ناپسندیدہ باتوں سے بھی منع کرتی ہے۔ اللہ کے ذکر سے بھری ہوئی نماز ہی برائیوں سے بچنے کی ترغیب دے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تمہارے اعمال کو اچھی طرح جانتا ہے۔ یہ اس لئے کہ بہت سے لوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن نماز نہ ان کو منکر سے نہ فحشاء سے روک سکتی ہے۔ پس اکثر کو یہ وہم ہوتا ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ نماز نہیں پڑھتے' یہ ان کے بعد کے حالات بتاتے ہیں۔ اگر وہ نماز کے بعد پھر انہی برائیوں میں چلے جائیں تو پھر ان کو نماز کا کیا فائدہ ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ بچوں کو نماز پڑھنے کا طریق بتائیں اور ترجمہ سکھائیں۔ آپ نے تو ساری دنیا کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے اور ساری دنیا سے منکر اور فحشاء کو دور کرنا آپ کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جس چیز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ لیکن ہم نے اسے سب سے آخر میں رکھا ہوا ہے۔ پس اس نصیحت کو غور سے سنیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پائی۔

☆

حضور انور نے فرمایا کہ موت پر ہمارا کوئی اختیار نہیں اس لئے نماز کا حساب ٹھیک کرنے کا وقت ہمارے پاس بہت تھوڑا ہے۔ اگر غفلت ہوئی تو بہت دیر ہو چکی ہو گی۔ نمازوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو حساب بنا رکھا ہے وہ بہت منصفانہ ہے۔ حساب کیسے ہو گا؟ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حدیث کے مطابق اگر کسی کے فرضوں میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس سے نوافل کی ضرور توقع رکھتا ہے جیسا کہ فرمایا "دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں" بہت پیارا انداز ہے جو فرمایا "میرا بندہ"

حضور انور نے فرمایا کہ یہ حدیث ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ اس طرح نماز سکھائیں جس کے ساتھ نوافل کی طرف بھی خدام کی توجہ ہو۔ حضرت مسیح موعود (-) یہ مضمون یوں بیان فرماتے ہیں کہ یہ پانچ وقت تو خدا نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہئے اور کبھی غافل نہ ہونا چاہئے۔ جو شخص خدا کے دربار میں پہنچنا چاہتا ہے نماز اس کے لئے ایک سواری ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں ایسے احمدیوں کو جانتا ہوں جن کی نمازیں ختم ہونے سے پہلے ہی مقبول ہو جاتی ہیں۔ پس اپنی نمازوں کو پہچانیں۔ نماز میں کیا ہوتا ہے' یہی کہ بندہ عرض کرتا ہے' وہ سنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا بھی ہے۔ حضور نے ایک بزرگ کا واقعہ بیان فرمایا جو ایک لمبے عرصہ تک ایک دعا کرتے رہے اور انہیں جواب ملتا رہا کہ یہ دعا قبول نہیں ہو گی۔ جب ان کے ایک شاگرد نے جو چند روز ان کے پاس ٹھہرا تھا' یہ منظر دیکھا تو وہ تھک گیا اور اس نے بزرگ سے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ دعا قبول نہیں ہو گی تو پھر کیوں وہی دعا کرتے چلے جاتے ہیں۔؟ بزرگ نے کہا کہ دیکھو سائل کا کام کیا ہے سوائے ہاتھ پھیلانے کے۔ وہ مالک ہے' اس کی مرضی ہے.... تب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے بندے! گزشتہ تیس سال کی تیری ساری دعائیں میں نے قبول کر لی ہیں۔.....

حضور انور نے فرمایا کہ اس بزرگ سے تو خدا تعالیٰ کا تعلق ذاتی تھا' جماعتی نہیں تھا۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود (-) سے جب خدا بولتا ہے تو آپ کے ماننے والے جگہ جگہ خدا کی ہستی کے ثبوت پیش کرتے ہیں۔

حضور نے خدام الاحمدیہ جرمنی سے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ انہوں نے بہت خوش اسلوبی سے نماز کے بارے میں کوشش کی ہے' بہت پیاری سکیم بنائی ہے' کیسٹس بنائی ہیں اور کتابچہ بھی تیار کیا ہے۔ بچوں کا جو ماحول میں دیکھ رہا ہوں وہ میرے دل کو تسکین سے بھر رہا ہے کہ آپ کی آئندہ نسلیں انشاء اللہ تعالیٰ نجات یافتہ ہوں گی۔ جن نسلوں سے میرا براہ راست رابطہ ہوتا ہے ان میں نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اب چھوٹے چھوٹے بچے بھی دین سے گہرا تعلق رکھ رہے ہیں۔ جگہ جگہ ان کی تربیت کے لئے طوعی سکول کھولے جا رہے ہیں۔ یہ آج کی نسل ہے جو کل کی راہنما بننے والی ہے۔ ہم خدا کا شکر کر سکتے ہیں کہ اس نے ہمیں ان کا تقویٰ دکھا دیا ہے۔

حضور نے ہجرت کے دونوں پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہجرت کے کچھ مالی فوائد تو آپ کو دکھائی دے رہے ہیں لیکن اصل وسعت یہ ہے کہ جس ملک میں کلمہ پڑھنے کی اجازت نہیں تھی' نمازوں پر قدغن تھی' وہاں سے ایک مذہبی آزادی والی جگہ کی طرف ہجرت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے خدام الاحمدیہ اور وقف جدید میں کام کرتے ہوئے ہر مجلس کے دورے کئے ہیں اور ان دوروں میں میں نماز کو اولیت دیتا رہا ہوں۔ اللہ مبارک کرے کہ آپ کی آئندہ نسلیں اسلامی قدروں کی محافظ بن گئی ہیں اور ان کا فیض آئندہ نسلوں کو بھی پہنچے گا۔

حضور انور نے اپنے خطاب کو ختم کرنے سے قبل فرمایا کہ نماز سب سے پہلے اپنے دل اور نفس

باقی صفحہ 6 پر

عبدالقدیر قمر

علم و عمل میں ایک منفرد ہستی

حضرت ملک سیف الرحمان صاحب

میں نے انہیں زندگی میں پہلی بار جامعہ احمدیہ کے فوارہ چوک کے پاس چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ لمبا قد۔ گندمی رنگ۔ چوڑی پیشانی۔ روشن آنکھیں۔ مجھے علم نہیں تھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ ناصر ہوسٹل پہنچا تو ایک طالب علم نے بتایا کہ یہ ہمارے پرنسپل اور جماعت کے مفتی مکرم محترم مولانا سیف الرحمان صاحب ہیں۔ یہ میرا محترم ملک صاحب سے پہلا تعارف تھا۔ پھر جب میں نے خود جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا تو آپ کی سیرت و کردار کے ایسے حسین نظارے دیکھنے کو ملنے جنہوں نے آج تک مجھے اپنے سحر میں گم کر رکھا ہے۔ محترم ملک صاحب اپنی خصوصیات' کمالات اور تبحر علمی کے اعتبار سے نہایت ممتاز شخصیت تھے۔ علم فقہ کے سمندر تھے۔ ان کے علم و فضل دانائی اور مروجہ علوم میں گہرائی کا چرچا ہر سو پھیلا ہوا تھا۔ دنیوی عزت و وقار اور جاہ و حشمت سب کچھ حاصل تھا۔ روشن ضمیری و روشن خیالی کے ساتھ ساتھ تزکیہ کی نعمت سے بہرہ مند تھے۔ ان کا دامن بہت سے کشوف و رؤیاء صالحہ سے مملو تھا۔ اس کے باوجود وہ عزلت و درویشی کی زندگی گذارتے تھے۔ تکبر' نخوت اور نام و نمود کی خواہش بالکل نہ تھی۔ بلکہ سرسری نگاہ سے دیکھنے والا تو سمجھ ہی نہ سکتا تھا کہ یہ سادہ دل انسان اپنے اندر ایک عالم کو چھپائے ہوئے ہے۔ شاید غالب نے آپ ہی کے لئے کہا تھا۔

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں سنا تھا کہ آپ وقت کے انتہائی پابند تھے۔ اور لوگ آپ کو دیکھ کر اپنی گھڑیاں درست کرتے تھے۔ مگر محترم ملک صاحب کو تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ سردی ہو یا گرمی۔ خزاں ہو یا بہار۔ بارش ہو یا آندھی' وقت کی پابندی کرتے تھے۔ ہم نے انہیں کبھی وقت سے لیٹ ہوتے نہیں دیکھا۔ باوجود پیرانہ سالی اور کمزوری صحت کے علی الصبح جامعہ تشریف لے آتے۔ اور اسمبلی سے جب طالب علم واپس جا رہے ہوتے' ہر ایک پر نظر رکھتے۔ کوئی کوتاہی یا کمی نظر آتی تو انتہائی حکیمانہ انداز میں توجہ دلاتے۔ تاکہ طالب علم بے عزتی بھی محسوس نہ کرے اور اس کی عزت نفس پر بھی حرف نہ آئے۔ اور اصلاح بھی ہو جائے۔ اگر بار بار توجہ دلانے پر کوئی طالب علم کوتاہی کرتا اور مجبوراً آپ کو سرزنش کرنا پڑتی تو کثرت سے درود شریف پڑھتے استغفار کرتے۔ اور بعد از سزا طالب علم سے ایسا مشفقانہ سلوک فرماتے کہ وہ بے اختیار آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ اور دوبارہ غلطی نہ کرنے کا عہد باندھتا۔ ایک دفعہ جامعہ لیٹ آنے پر ہمیں یہ سزا دی کہ گراؤنڈ کے دو' دو چکر لگائیں۔ جب لگا لئے تو وقفہ میں پھر ملنے کو کہا۔ سوچا شاید ابھی گردش آسماں باقی ہے۔ مگر جب وقفہ میں آئے تو ملک صاحب ٹک شاپ پر لے گئے اور ہر طالب علم کو آدھ آدھ کلو دودھ کے ساتھ گاجر کا حلوہ بھی کھلایا۔

خدا تعالیٰ نے اہل اللہ کی شان یہ بیان فرمائی ہے۔ 1۔ وہ غصہ کو پی جانے والے ہیں۔ 2۔ لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ 3۔ اور اس سے بھی بڑھ کر احسان کرنے والے ہیں۔ رسول ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ بہادر وہ نہیں جو دشمن کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پائے۔ حضرت ملک صاحب میں یہ خوبیاں کمال درجہ تک پہنچی ہوئی تھیں۔ انتہائی ضبط نفس سے کام لیتے۔ نہایت اعلیٰ ظرف اور وسیع حوصلہ دکھاتے۔ طبیعت کے خلاف کوئی بات ہو جاتی تو منہ میں کف نہیں بھر لاتے تھے۔ ایک دفعہ پکنک کے موقعہ پر بعض طالب علموں نے معیار سے ہٹ کر آئٹم پیش کیا۔ سب کے چہروں پر گھبراہٹ چھا گئی۔ کہ نہ جانے ملک صاحب کیا سزا دیتے ہیں۔ مگر آپ نے فقط یہ فرمایا۔

"ہمیشہ مد نظر رہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے ممبر اور مربی ہیں۔ ہماری کسی کمزوری اور کوتاہی سے جماعت پر حرف نہ آنا چاہئے۔"

محترم ملک صاحب غریب طلبہ کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے۔ اور مختلف طریقوں سے ان کی مدد فرماتے۔ ایک دفعہ سردیوں میں دیکھا کہ بعض طالب جرسی اور کوٹ کے بغیر حاضر ہیں تو فوراً ان کے لئے انتظام فرمایا۔ اس طرح ایک دفعہ بیت المبارک سے نماز پڑھ کر واپس آ رہا تھا۔ بلا کر فرمانے لگے یہ رقم لے جاؤ۔ اور چپکے سے فلاں فلاں طالب علم کو دے دینا۔ اور دیکھو کسی کو بتانا بھی نہیں۔ مختلف طریقوں سے طالب علموں کو حصول علم کی طرف توجہ دلاتے۔ ایک دفعہ مجھے گرمیوں کی چھٹیوں میں ملے تو فرمایا۔ آج کل کیا مطالعہ کر رہے ہو۔ اور پھر تاریخ ابن ہشام پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ ملک صاحب کا مجھ پر احسان ہے کہ درسی کتابوں کے علاوہ بھی دوسری بہت سی کتب پڑھنے کی توفیق ملی۔ پڑھائی کے سلسلہ میں جو مشکلات پیش آتیں ان کا خود خیال فرماتے۔ اور اولین فرصت میں انہیں دور فرماتے۔ درجہ رابعہ کی بات ہے ہمیں ایک ٹیچر عربی گرامر پڑھانے کے لئے متعین ہوئے۔ وہ بڑی محنت سے پڑھاتے تھے۔ مگر ہمارے پلے کچھ نہ پڑتا تھا۔ ہم نے ملک صاحب سے درخواست کی کہ استاد صاحب کا معیار بہت بلند ہے ہم پر مہربانی فرمائی جاوے۔ آپ نے

باقی صفحہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب

شذرات

(اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات)

ہمارا معاشرہ

ڈاکٹر محمد عالمگیر خان صاحب لکھتے ہیں۔

ہمیں نہایت سنجیدگی سے اپنی قوم کے ماحول کا تجزیہ کرنا چاہئے۔ ہمارے پاس خداوند کریم کی عطا کردہ نعمت غیر مترقبہ دین اسلام ہے' چراغ راہ فرقان حمید قرآن ہے' حضورؐ رہبر انسانیت کی حیات طیبہ مینارہ نور ہے۔ ہماری انفرادی عقل و فراست اور ذہنی آئی کیو دنیا میں کسی قوم سے بھی کم نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارا معاشرہ پراگندہ اور بکھرا ہوا ہے۔ ہماری روزمرہ زندگی دھوکے بے ایمانی اور ہر ممکن آلائش سے اٹی پڑی ہے اور اس کرۂ ارض میں ہمارے ماتھے پر کرپٹ ترین قوم کا ٹیکہ لگا ہوا ہے۔ ہم غازی ہیں تو سہی لیکن محض روایتی' مفکر ملت علامہ اقبال نے سچ ہی تو کہا تھا کہ ۔

دل ہے مسلماں تیرا نہ میرا
تو بھی نمازی میں بھی نمازی

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 22-جون 98ء)

سوچنا پڑا

علامہ نیاز فتح پوری لکھتے ہیں۔

"میرے نزدیک مسلمان ہونے کی پہلی اور آخری شرط یہی ہے کہ وہ رسولؐ کی سیرت کو سامنے رکھ کر اس کی پابندی کرے اور اسی لئے میں نے بارہا اس خیال کو ظاہر کیا ہے کہ اگر مسلمان ہوں تو صرف محمدؐ رسول اللہ کی حد تک......."

"پچھلے پندرہ سال کے اندر مجھے اتنی بار کافر' مرتد' ملحد و دہریہ کہا گیا کہ کبھی کبھی مجھے بھی سوچنا پڑا کہ کیا حقیقتاً میں اسلام سے خارج ہو چکا ہوں' کیا واقعی میرے لئے اب اس مذہب میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ لیکن باور کیجئے کہ کبھی مجھ کو اس کا یقین نہیں آیا اور میں نے جس قدر زیادہ غور و فکر سے کام لیا میں اپنے خیال پر زیادہ مستحکم ہوتا گیا اور بار بار رسولؐ اللہ کا وہی ارشاد سامنے آیا جو آپ نے اپنے چچا ابو طالب سے کیا تھا کہ خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند لاکر رکھ دیں تو بھی اپنے خیال سے باز نہ آؤں گا"۔

(ماہنامہ نگار پاکستان- مئی 96ء ص 56)

مقدمات میں تاخیر

عزیز جمال اپنے کالم "ملی جلی باتیں" میں رقم طراز ہیں۔

"ایک رپورٹ کے مطابق لاہور ہائی کورٹ کے مختلف بنچوں میں زیر سماعت مقدمات کی تعداد تقریباً نوے ہزار ہے۔ متعدد مقدمات ایسے ہیں جو دادوں کے وقت شروع ہوئے اور اب ان کی پیروی پوتے کر رہے ہیں۔ لوئر کورٹس میں بھی صورت حال اس سے مختلف نہیں ہے ججوں کی تعداد میں بھی کتنا ہی اضافہ ہو جائے مگر جب تک انگریزوں کے قائم کردہ فرسودہ عدالتی نظام میں بنیادی اور انقلابی تبدیلیاں نہیں لائی جائیں گی ہم ہزاروں مقدمات کی ان بھول بھلیوں سے سو سال تک باہر نہیں نکل سکتے اور "انصاف میں تاخیر انصاف کی نفی" اور "فوری اور سستا انصاف" کے نعرے محض نعرے ہی رہیں گے۔ عمل کی آواز الفاظ کی آواز سے زیادہ اونچی ہوتی ہے۔ کسی ہائی کورٹ یا کچہری میں چلے جائیں افراتفری کا عالم نظر آتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس قوم کو مقدمہ بازی کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور 10-جون 98ء)

اصل مسئلہ

جناب اطہر مسعود روزنامہ جنگ لاہور میں اپنے کالم "دیدۂ بینا" میں "پاکستان کا اصل مسئلہ کیا ہے؟" کے زیر عنوان لکھتے ہیں کہ۔

"برصغیر پاک و ہند کے ایک معروف دانشور نے کہا تھا کہ "ہمارا اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم محلوں میں رہ کر جھونپڑیوں کے خواب دیکھتے ہیں" یا پھر ایک اور دانشور کے بقول "پاکستان کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہاں ہر شخص اسلام اور انصاف نافذ کرنا چاہتا ہے مگر دوسرے پر"

میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ملک میں میرٹ کا بول بالا ہونا چاہئے۔ میں بھی کہتا ہوں کہ ہر شخص کے ساتھ انصاف ہونا چاہئے میرا بھی دعویٰ یہی ہے کہ ہر شخص پر اسلام نافذ ہونا چاہئے لیکن ساتھ ہی خواہش میری بھی یہی ہے کہ ہر ایک کو کالج یا سکول میں داخلہ اور نوکری میرٹ پر ملے' ماسوائے میرے بیٹے کے اس کے لئے رولز کو Relax کر دینا چاہئے۔ دل میرا بھی یہی چاہتا ہے کہ سارے ملک کے لوگوں سے ناجائز مراعات چھین لی جانی چاہئیں ماسوائے میرے' مجھے ہر قسم کی جائز ناجائز سہولت ملنی چاہئے۔

شاید میری منافقت کے یہی دو چہرے اس ملک کا اصل مسئلہ ہیں۔

پاکستان کی تقریباً نصف آبادی روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہے اور ایمان ہمارا یہ ہے کہ قرآن حکیم ہمارے لئے ہدایت کا آخری سرچشمہ ہے لیکن کیا محض زبانی تلاوت کرنے سے ہم قرآن کی روح سے بہرہ یاب ہو پاتے ہیں؟ کیا زبانی اقرار کے ساتھ دل کی تصدیق کے بغیر ایمان مکمل ہو جاتا ہے کیا زبان سے قرآنی آیات پڑھنے اور عمل سے اس کی مخالفت کرنے کے باوجود ہمارا مسلمان ہونے کا دعویٰ واقعی جائز ہے؟؟

ان سوالوں کے جواب اگر میں دوں تو شاید مجھ پر کوئی ایسا فتویٰ لگ جائے جس کی تلافی مجھ سے ممکن نہ ہو اور جس کا کفارہ ادا کرنا شاید میرے بس میں نہ ہو لیکن اگر اس کا جواب پاکستان کے تمام مفتیان دین متین دیں تو شاید ہمارے مریض کو کچھ افاقہ ہو جائے"۔

(روزنامہ جنگ لاہور 10-جون 98ء ص 8)

ملکی مفاد کی خاطر

پاکستان کے سابق سیکرٹری خزانہ ایم ایم احمد نے انکشاف کیا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور ان کی اہلیہ پاکستان کے کٹر مخالف تھے اور وہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع نہیں جانے دیتے تھے' ایم ایم احمد نے کہا کہ وہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ تھے اور کشمیر میں جہاد جاری تھا۔ سیالکوٹ میں ایک لمب سنٹر تھا اس سنٹر میں ان افراد کا علاج کیا جاتا تھا جن کے اعضاء سکھوں اور ہندوؤں نے فسادات میں کاٹ دیئے تھے اس سنٹر میں میڈیکل کا بہت زیادہ سامان پڑا تھا مجھے ایک معذور شخص نے اطلاع دی کہ لیڈی ماؤنٹ بیٹن جو ریڈ کراس کی چیئرپرسن تھیں انہوں نے اس سنٹر کا معائنہ کیا اور حکم دیا کہ اس سنٹر سے سامان کی چودہ ویگنیں بھر کر فوری طور پر بھارت پہنچا دی جائیں' میں نے فوری طور پر سیالکوٹ کے سٹیشن ماسٹر کو فون کیا اور کہا کہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حیثیت سے تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ان 14 ویگنوں کو بھارت نہ بھیجا جائے اس کے بعد مجھے ایک جنرل کا فون آیا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اگر مجھے بروقت اطلاع نہ ملتی تو ہم ایک بہت بڑے نقصان سے دوچار ہو جاتے اور یہ خسارہ کبھی پورا نہ ہوتا۔ ایم ایم احمد نے تنویر قیصر کی کتاب ایم ایم احمد کے انکشافات میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔

(روزنامہ "دن" 3-جون 1998ء)

چار عناصر

رئیس امروہوی کا ایک قطعہ

چار عنصر ہیں زندگانی کے
آتش و آب و خاک موجہ باد

اور اپنے عناصر اربعہ
فرقہ بندی و ظلم و جہل و فساد

(بحوالہ ہفت روزہ "لاہور" 27-جون 98ء)

ایک تشریح پر اتفاق

عبد اللہ ملک صاحب صدر مملکت کے نام لکھتے ہیں۔

ایک اور پہلو سے صدر مملکت ذرا غور کیجئے کہ آج آپ سمیت مختلف عالم جو دینی اور سیاسی جماعتوں کے قائد ہیں وہ اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے شدت کے ساتھ آواز بلند کر رہے ہیں۔ کیا آپ لوگوں نے آج کے مسائل کے بارے میں اسلامی نظام کی روشنی میں کچھ ہوم ورک کیا ہے؟ فرض کیجئے کہ آپ نے کل اسمبلی میں اسلامی نظام کی روشنی میں آئین میں ترمیم کر لی یہ الگ بات ہے کہ کبھی بھی دو عالم کسی ایک تشریح پر متفق نہیں ہوں گے' اس ضمن میں مرزائیوں کے خلاف 1953ء کی تحریک کے حوالے سے جو کمیشن جسٹس منیر اور جسٹس کیانی کی سربراہی میں قائم ہوا تھا اس کی رپورٹ کے بارے میں مجھ سے بہتر تو آپ خود جانتے ہوں گے اگر اس دور کے جید علماء جو اس کمیشن کے روبرو پیش ہوئے مسلمان کی تعریف پر متفق نہیں ہو سکے تھے تو اسلامی نظام کی شقوں پر کیسے متفق ہوں گے۔ یہی نہیں بلکہ آج کے اہم مسائل جن سے قابل رحم وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف دوچار ہیں وہ کیسے مولانا عبد الستار نیازی' قاضی حسین احمد' ڈاکٹر اسرار احمد' مولانا فضل الرحمان' مولانا سمیع الحق' علامہ ڈاکٹر طاہر القادری' مولانا شاہ احمد نورانی کے اسلامی نظام حکومت کے ذریعے عالمی مالیاتی اداروں سے لئے گئے قرضوں کی ادائیگی کریں گے' کیا ان اداروں کو جو سالانہ سود ہم کو دینا پڑتا ہے اور جو قسط دینی پڑتی ہے وہ ادا کریں گے یا نہیں' اپنے کاروبار مملکت کیلئے قرضہ لینے کے لئے جتن کریں گے یا نہیں؟ اس پر سود دیں گے یا نہیں؟ پچھلی حکومتوں نے مہنگے داموں بجلی خریدنے کے جو معاہدے کئے ہیں ان سے گلو خلاصی کیسے کرائیں گے؟

(روزنامہ جنگ "لاہور" 15-جون 98ء)

انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں

اینٹی انٹرنیشنل کی طرف سے ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 1997ء میں پاکستان سمیت ایشیا کے 22 ممالک میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں جاری ہیں۔ ہزاروں افراد کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا' سینکڑوں کو بلا جواز ہلاک کیا گیا ہزاروں کو جیل میں نظر بند کیا گیا۔ رپورٹ میں بھارت کے علاوہ شمالی کوریا' چین' کمبوڈیا' پاکستان' سری لنکا اور برما کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ ان ممالک کی حکومتوں نے اقلیتی فرقوں پر ظلم اور دباؤ کا سلسلہ جاری رکھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 11 ممالک میں کسی مقدمہ کے بغیر ہی لوگوں کو سزائے موت دی گئی جبکہ 18 ممالک نے کسی مقدمہ کے بغیر ہی مخالفین کو جیل میں نظر بند کیا۔ مسلح اپوزیشن گروپس نے جان بوجھ کر کھلے عام شہریوں کو قتل کیا۔

(روزنامہ جنگ 18-جون 98)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

مقبرہ نورجہاں لاہور

عطاء المنان طاہر

مہرالنساء جو تاریخ ہندوستان میں نورجہاں کے نام سے مشہور ہے۔ ایرانی نژاد مرزا غیاث بیگ کی بیٹی تھی۔ مرزا غیاث بیگ نے افلاس کے ہاتھوں تنگ آکر ایران سے ہجرت کرلی اور اکبری دربار سے وابستہ ہوگیا۔

مہرالنساء کی پہلی شادی ایک ایرانی باشندے علی قلی بیگ سے ہوئی۔ جو تاریخ کے اوراق میں شیر افگن کے نام سے معروف ہے۔ اس کی وفات کے بعد مہرالنساء مغل بادشاہ نورالدین محمد جہانگیر کے عقد میں آئی۔

نورجہاں جہانگیر کی چہیتی بیوی تھی۔ اس نے سالہا سال شہنشاہ ہندوستان نورالدین محمد جہانگیر کے دل پر حکومت کی۔ عہد جہانگیری کے سکوں پر بھی اس کا نام کندہ کیا گیا۔

نورجہاں شہنشاہ ہندوستان جہانگیر کی وفات کے بعد اٹھارہ سال زندہ رہی۔ اور 1645ء میں 72 سال کی عمر پاکر اس جہان سے رخصت ہوگئی۔

مقبرہ نورجہاں لاہور کے شمال میں دریائے راوی کے دائیں کنارے شاہدرہ میں ہے۔ یہ مقبرہ جہانگیر کے مقبرے سے غربی جانب واقع ہے۔

نورجہاں نے اس مقبرے کو اپنی زندگی میں ہی تعمیر کروا لیا تھا۔ اس پر تین لاکھ روپے لاگت آئی۔ اور چار سال کی مدت میں مکمل ہوا۔

یہ مقبرہ 158 فٹ چوکور پلیٹ فارم پر تعمیر کیا گیا ہے۔ چبوترہ زمین سے قریباً 4 فٹ اونچا ہے۔ مقبرے کی عمارت 134 فٹ چوکور ہے۔ اور اس کی بلندی 19 فٹ 4۔ انچ ہے۔

تکونی محرابوں والے تمام کمرے سنگ مرمر سے مزین تھے۔ ان پتھروں پر گل کاری کی گئی تھی۔ اندرونی فرش پر سنگ مرمر لگایا گیا تھا۔ بیرونی پلیٹ فارم سنگ ابری سے مزین تھا جبکہ بیرونی دیواروں کو سنگ سرخ سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اس سنگ سرخ پر سنگ مرمر کے سیاہ اور پیلے پتھروں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔

مقبرے کا درمیانی محرابی حصہ سنگ مرمر کے ایک پلیٹ فارم پر مشتمل ہے۔ اس پلیٹ فارم پر دو قبریں ہیں۔ ایک قبر ملکہ نورجہاں کی ہے اور دوسری اس کی بیٹی لاڈلی بیگم کی ہے۔ سنگ مرمر کا یہ پلیٹ فارم 1912ء میں دہلی کے حکیم اجمل خان نے بنوایا تھا۔

قبر کا تعویذ سنگ مرمر کا ہے۔ اس کے دونوں جانب خدا تعالیٰ کے 99 صفاتی نام کندہ ہیں۔ سر کی جانب آیت ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمان الرحیم درج ہے۔

رنجیت سنگھ کے زمانے میں پورا مقبرہ اور اس کے آرائشی پتھر اکھاڑ دیئے گئے۔ اور اس کا زیر زمین حصہ کھولنے کا حکم دے دیا گیا جہاں ملکہ نورجہاں اور اس کی بیٹی لاڈلی بیگم دفن تھیں۔ اس کمرے سے رنجیت سنگھ کو لاشوں کے دو صندوق ملے جن کو لوہے کے کنڈوں سے کمرے میں لٹکایا گیا تھا۔

کنڈے اکھاڑ دیئے گئے اور لاشوں کے صندوق زیر زمین دفن کر دیئے گئے۔ اس وقت مزار کی حالت اس شعر کے عین مطابق تھی۔

بر مزار ما غریباں نے چراغے نے گلے
نے پر پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

اگر ہم مقبرے کے تہ خانے میں جائیں تو ہم وہ جگہ دیکھ سکتے ہیں جہاں نورجہاں اور اس کی بیٹی لاڈلی بیگم دفن ہیں۔ اس جگہ کی نشان دہی اس کے گرد زنجیریں لگاکر کردی گئی ہے۔ تہ خانے میں روشنی پہنچانے کے لئے تین اطراف روشن دان رکھے گئے ہیں۔ جبکہ چوتھی سمت اندر آنے کا راستہ ہے۔ مقبرے کی دیکھ بھال پر متعین محکمہ آثار قدیمہ کے کارکن نے بتایا کہ اس تہ خانے میں شرقی اور غربی جانب دو سرنگیں تھیں۔ شرقی جانب کی سرنگ شالامار باغ لاہور تک پہنچتی تھی جبکہ غربی سرنگ ہرن مینار شیخوپورہ تک پہنچتی تھی۔ اس نے بتایا کہ سیلاب کے دنوں میں ان سرنگوں کے ذریعے پانی اندر آجاتا تھا اور تہ خانہ پانی سے بھر جاتا تھا۔ اس لئے ان سرنگوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ اس نے سرنگوں کے آگے بنائی گئی دیوار کو کھٹکھٹا کر بتایا کہ دیوار دوسری جانب سے خالی ہے۔

مقبرہ نورجہاں کی عمارت محرابی چھتوں والے کمروں پر مشتمل ہے۔ ہر کمرہ محض ستونوں پر کھڑا ہے۔ اس کے گرد کوئی دیوار نہیں۔ اس وجہ سے ہم کسی بھی محراب میں کھڑے ہوکر دوسری جانب باہر تک دیکھ سکتے ہیں۔

مقبرے کے گرد ایک خوبصورت باغ ہے جس میں پھولدار پودے اور کھجور کے درخت ہیں۔ کھجور کے طویل اور خوبصورت درخت مقبرے کو حسین سے حسین تر بنا رہے ہیں۔

اس خوبصورت اور تاریخی عمارت کو دیکھنے کے لئے ہر سال ہزارہا پاکستانی اور غیر ملکی سیاح یہاں آتے ہیں۔ اور اس خوبصورت عمارت کے ان مٹ نقوش ساتھ لے جاتے ہیں۔

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 1

کو تعلیم دیتی ہے اور جب اپنا نفس اثر قبول کر لے تو وہ وجود نکلتے ہیں جو دنیا کو تعلیم دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں جلسے میں حاضر ہوں گا۔ اس عرصے میں کوشش کریں تاکہ اس کے اثرات نظر آئیں، نومبائعین کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں جنہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی ہے، جنہیں ان کے خاندانوں نے محبت کے تعلق سے منقطع کر دیا ہے۔ پس ان کی تربیت کریں تا وہ انقلاب جو کل آنا ہے آج ہی آ جائے۔

رپورٹ: محمود احمد ملک

★......★......★......★

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31703 میں شیخ نوید اقبال ولد شیخ اقبال احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ بازار فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ گھڑی مالیتی تین صد روپے اور سائیکل مالیتی ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ نوید اقبال P.132 گلی وکیلاں نمبر 5 چنیوٹ بازار فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمان کاشمیری وصیت نمبر 7886 گواہ شد نمبر 2 فضل کریم وصیت نمبر 5159۔

مسل نمبر 31704 میں خرم بٹ ولد محمد افضل بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 23-P گلی نمبر 2 چڑہ منڈی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-10-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ گھڑی مالیتی تین صد روپے اور سائیکل مالیتی آٹھ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خرم بٹ مکان نمبر 23-P گلی نمبر 2 چڑہ منڈی امین پور بازار فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمان کاشمیری وصیت نمبر 7886 گواہ شد نمبر 2 فضل کریم وصیت نمبر 5159۔

مسل نمبر 31705 میں افتخار احمد شاکر ولد چوہدری شیر محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ معلم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 69 ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد حال نگرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-3-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ اکیس سو چھ روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد افتخار احمد شاکر احمدیہ ہاؤس نگرپارکر ضلع تھرپارکر گواہ شد نمبر 1 سید مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400 گواہ شد نمبر 2 ولایت خان معلم وقف جدید نگر پارکر۔

مسل نمبر 31706 میں صادق علی ولد عبدالحمید قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق پورہ ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ بارہ مرلہ واقع کھیاں روڈ ربوہ مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صادق علی گورنمنٹ زراعتی فارم فاروق پورہ ملتان گواہ شد نمبر 1 جمیل احمد جاوید وصیت نمبر 18340 گواہ شد نمبر 2 میاں محمد اسلم شریف کھاد فیکٹری ملتان۔

مسل نمبر 31707 میں مصباح خدیجہ باجوہ بنت محمد اشرف باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مصباح باجوہ مکان نمبر 18 گلی نمبر 4 بلاک وی نیو ملتان گواہ شد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نمبر1 ملک غلام نبی صدر حلقہ شاہ رکن عالم ملتان گواہ شد نمبر2 صادق احمد نعیم ناظم انصار اللہ ضلع ملتان۔

مسل نمبر31708 میں امتیاز احمد قمر ولد چوہدری رفیق احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مٹھہ ٹوانہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-2-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امتیاز احمد قمر محلہ مابلاں والا نزد پردیسی سویٹ ہاؤس مٹھہ ٹوانہ ضلع خوشاب۔ گواہ شد نمبر1 لئیق احمد مشتاق مربی سلسلہ وصیت نمبر28132 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال جوہر آباد ضلع خوشاب۔

مسل نمبر31709 میں عتیقہ نصیر صاحبہ زوجہ نصیر الدین انجم قوم بندیشہ پیشہ خانہ داری عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 167/C لطیف آباد نمبر6 حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-1-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم مبلغ پندرہ ہزار روپے (2) طلائی زیورات گیارہ تولہ مالیتی پچپن ہزار روپے (3) ترکہ والدین چھ ایکڑ اراضی واقع خانیوال کا 1/7 حصہ مالیتی ایک لاکھ روپے (4) ترکہ والدین مکان واقع راولپنڈی کا 1/7 حصہ مالیتی ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عتیقہ نصیر صاحبہ 167/C لطیف آباد نمبر6 حیدر آباد گواہ شد نمبر1 منصور احمد وصیت نمبر19495 گواہ شد نمبر2 نصیر الدین انجم وصیت نمبر25715۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے عزیزم انعام الحق قریشی ابن مکرم قریشی سراج الحق صاحب کی شادی ہمراہ خاکسار کی بھانجی امتہ النصیر قریشی بنت مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب آف لندن مورخہ 98-6-27 کو ہوئی۔

برات مورخہ 98-6-27 کو دارالرحمت غربی ربوہ گئی۔ اس موقعہ پر مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مہمان خصوصی تھے۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بعوض دس ہزار پونڈ حق مہر نکاح کا اعلان کیا۔ اور آخر پر محترم ناظر اعلیٰ و امیر مقامی صاحب نے دعا کروائی۔

اگلے روز مورخہ 98-6-28 کو گولبازار ربوہ (احاطہ انصار اللہ) میں دعوت ولیمہ (ریفریشمنٹ) کا اہتمام ہوا۔ اس موقع پر مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

دلہا اور دلہن مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم کے پوتا اور پوتی ہیں اور مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم کے نواسا اور نواسی ہیں۔ احباب کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

○ عزیز انصر محمود ملک ابن مکرم میجر ظفر محمود ملک (ریٹائرڈ) نے فیڈرل بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں 760/850 نمبر حاصل کر کے سائنس گروپ (بوائز) میں بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیز انصر محمود کرنل (ریٹائرڈ) مکرم ستار بخش ملک صاحب اسلام آباد کا پوتا اور مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سابق نائب ایڈیٹر الفضل کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید مسعود احمد بخاری صاحب صدر حلقہ سیدانوالی غربی ضلع سیالکوٹ 28۔ جون 98ء بعارضہ جگر دو ماہ صاحب فراش رہنے کے بعد وفات پاگئے۔ موصوف فدائی احمدی تھے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا میٹرک کا رزلٹ

○ سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کی ہونہار طالبہ عزیزہ امتہ النور شمس بنت مکرم ناصر احمد شمس صاحب میٹرک کے امتحان میں 742/850 نمبر لے سائنس گروپ میں تحصیل چنیوٹ میں اول رہیں۔ جبکہ صالحہ رحمن بنت مکرم چوہدری رفیع احمد طاہر صاحب 688/800 نمبر لے کر سکول میں دوم اور ثناء شہباز بنت مکرم محمد شہباز احمد صاحب نے 684/850 نمبر لے کر سکول میں سوم رہیں۔

آرٹس گروپ میں فائزہ انوار بنت مکرم انوار الحق خان صاحب 671 نمبر لے سکول میں اول اور نمرہ خاں بنت مکرم طاہر احمد خاں صاحب 643 نمبر لے کر دوم اور دو طالبات قرۃ العین نبیلہ بنت مکرم اعجاز احمد صاحب اور فہمیدہ خانم بنت مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب 617 نمبر لے کر سوم رہیں۔

سکول کا مجموعی نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل سے 62 فیصد رہا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

توسیع اشاعت ماہنامہ انصار اللہ

○ 1۔ آپ خود بھی اس کے سالانہ خریدار بنیں۔ اس کا سالانہ چندہ صرف -/60 روپے۔

2۔ موجودہ ہر خریدار کم از کم ایک نیا خریدار بنائے۔

3۔ مالی وسعت رکھنے والے انصار یہ رسالہ ان بھائیوں کے نام جاری کروائیں جو مطالعہ کا شوق تو رکھتے ہیں مگر مالی وسعت نہیں رکھتے۔

4۔ بیرون ملک اپنے عزیزوں۔ دوستوں اور رشتہ داروں کے نام جاری کروائیں۔ کینیڈا اور امریکہ کے لئے اس کا سالانہ چندہ -/1000 روپے اور جرمنی۔ انگلستان اور یورپ کے دیگر تمام ممالک کے لئے -/750 روپے ہے۔

قائد اشاعت
مجلس انصار اللہ۔ پاکستان

بقیہ صفحہ 4

کوئی رد و قدح نہیں فرمایا بلکہ اگلے دن سے خود پڑھانے کے لئے تشریف لے آئے۔ احمد فراز نے شاید ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں کہا ہے۔

چارہ گر یوں تو بہت ہیں مگر اے جان فراز
جز ترے اور کوئی زخم نہ جانے میرے

ایک دن صبح صبح جامعہ آیا تو ملک صاحب ایک خط ہاتھ میں لئے برآمدے میں ٹہل رہے تھے۔ دیکھتے ہی فرمایا۔ یہ ایک واقف زندگی (مربی) کا خط ہے۔ اس کی بیوی فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہے۔ اسے ایک مخلص نوجوان کی ضرورت ہے۔ تم جاؤ اور جب تک وہ ہسپتال سے فارغ نہ ہو جائیں وہیں رہنا۔ ایک واقف زندگی کا جو آپ کا شاگرد بھی تھا اتنا خیال اور ایسی ہمدردی۔

راہ مولیٰ میں شہید ہونے والوں کے لئے آپ کے دل میں بڑی قدر اور عزت تھی۔ جب مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اوکاڑہ میں عیدالبقر کے روز شہید ہو گئے تو ان کے حالات واقعات معلوم کرنے کے لئے مجھے بھیجا۔

آپ کو ائمہ جماعت احمدیہ سے انتہائی محبت تھی اور آپ اس محبت کا جام مختلف طریقوں سے طالب علموں کو بھی پلاتے رہتے تھے۔ آپ خود کوشش فرما کر ائمہ سے طلبہ کی ملاقات کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ خود ساتھ تشریف لے جاتے۔ ائمہ کی مجالس کا ادب سکھاتے۔ گفتگو کا طریقہ بتاتے۔ اور فیض حاصل کرنے کے طریق سکھلاتے۔

ایک بات جسے میں ذکر کئے بنا رہ نہیں سکتا۔ وہ یہ ہے کہ باوجود بطل جلیل۔ عالم بے بدل اور کوہ وقار عظمت ہونے کے آپ تلخ رو اور تنک مزاج نہ تھے۔ بلکہ انتہائی خندہ پیشانی اور خوش خلقی سے پیش آتے۔ اور دوران گفتگو مزاح بھی فرماتے۔ اور طالب علموں سے خصوصاً آپ کا رویہ ایک شفیق استاد اور مہربان باپ کا تھا۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
اکسیر معدہ
قریباً سترہ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ہاضمے کا بہترین چورن جو نہایت سریع الاثر ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ خریدنے سے پہلے تسلی کر لیجئے کہ "اکسیر معدہ" دواخانہ ہذا کا ہی بنا ہوا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
☎: 211538

(بقیہ صفحہ 2 جلسہ سالانہ کی دعائیں)

محبوب! ہماری مدد کو آ۔ یقین اور ایمان کو پختہ کر۔ تاہم اپنے پورے دل' اپنی ساری خواہشات' اپنی عقل' اپنے اعضاء' اپنی زمین اور کھیتی باڑی اپنی تجارت اور صنعت و حرفت اور اپنے پیشہ۔ سب کے ساتھ کلی طور پر تیری طرف ہی مائل ہو جائیں۔ تیرے سوا سب سے منہ موڑ لیں۔ ہماری نگاہ میں اے ہمارے محبوب! تیرے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ ہم صرف تیری ہی اطاعت اور پیروی کرنے والے ہوں۔

(افتتاحی تقریر فرمودہ 26 دسمبر 1969ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 31-جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 سنٹی گریڈ
31-جولائی غروب آفتاب 7-7
1-اگست طلوع آفتاب 22-5

عالمی خبریں

جاپان کی پارلیمنٹ نے کی زوابوچی کو نیا وزیر اعظم منتخب کر لیا ہے۔ نئے وزیر اعظم کی کابینہ میں 78 سالہ سابق وزیر اعظم اور ایک ہوٹل کی 38 سالہ ویٹرس بھی شامل ہیں ایران کے ایوان بالا میں حکومت کو اکثریت حاصل نہیں لہٰذا ایوان بالا نے ایک اور شخص کو وزیر اعظم منتخب کیا تاہم ایوان زیریں نے یہ فیصلہ مسترد کر دیا۔

کسووو میں سربوں نے مسلمانوں کا ایک پورا قصبہ جلا دیا یورپی یونین صلاح مشورے کرتی رہی۔ قصبہ میں اب ایک بھی شخص باقی نہیں رہا۔ سربوں نے علاقے میں بار بار راکٹ برسائے۔ نقل مکانی کرنے والے البانوی نژاد مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی۔

تہران میں آیت اللہ خمینی کے خلاف خط شائع کرنے پر اخبار کے مالک گرفتار کر لیا گیا۔ خط میں ایران عراق جنگ کے دوران ہونے والی تباہی کی ذمہ داری آیت اللہ خمینی پر ڈالی گئی تھی۔

بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ مستقبل میں امریکہ کے ساتھ دفاعی تعاون ممکن نہیں۔

کمبوڈیا میں عام انتخابات کے بعد تین جماعتوں پر مشتمل مخلوط حکومت قائم کرنے کی تیاری کی جا رہی ہیں۔

بنگلہ دیش کے شہر سلہٹ میں پل ٹوٹنے سے تین ٹرک سیلاب کی نذر ہو گئے۔ بنگلہ دیش سیلاب سے گھرا ہوا ہے۔ جہاں سے پانی اتر رہا ہے وہاں اسہال کی بیماری کے شکار 18000۔افراد ہسپتالوں میں پہنچ چکے ہیں۔

امریکہ نے الزام عائد کیا ہے کہ ایران نے اب دور مار میزائیل کی تیاری شروع کر دی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ وہ ایسے میزائیل کی تیاری میں ایران کو درکار ضروری ٹیکنالوجی روکنے کے لئے اپنی کوششیں تیز کر رہے ہیں۔

صدر کلنٹن اپنے خلاف سکینڈل میں 17۔اگست کو وائٹ ہاؤس میں بیان ریکارڈ کرانے پر تیار ہو گئے ہیں۔

امریکہ نے عراق سے نرمی اختیار کرنے کی روسی قرارداد ویٹو کر دی ہے۔ سلامتی کونسل میں پیش کردہ اس قرارداد میں کہا گیا تھا کہ عراق کی خصوصی نگرانی ختم کر کے اس کی تنصیبات کے معائنہ کے لئے طویل المدتی طریقہ اختیار کیا جائے۔ امریکی سفیر نے سلامتی کونسل میں کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں کی موجودگی کی شہادت نہ ملنے کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ عراق نے ابھی تک اپنی ایٹمی صلاحیت ختم نہیں کی۔

غیر ملکی امداد کے باوجود روس پھر شدید مالی بحران میں مبتلا ہو گیا ہے۔ صدر یلسن نے اپنی چھٹیاں منسوخ کر دیں۔

اردن کے شاہ حسین کینسر کا شکار ہیں۔ ان کا کینسر ان کے ملک اور ہمسایہ ممالک میں پریشانی کا سبب ہے تاہم ان کے جانشین کے بارے میں ان کے بھائی شہزادہ حسن کے نام پر کسی کو اختلاف نہیں۔

برما کی حکوت نے جمہوریت کی علم بردار خاتون رہنما آنگ سان سوئی کا تازہ احتجاج زبردستی ختم کروا کے ان کو ان کے گھر بھیج دیا ہے۔

انڈونیشیا کے سابق صدر سوہارتو اپنی ذاتی ملکیت کے 3 ہسپتال حکومت کے حوالے کر دیئے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیر اعظم نواز شریف اور بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے درمیان کولمبو میں دوسری ملاقات ہوئی۔ اس دوران خارجہ سیکرٹریوں کی بات چیت بھی جاری رہی۔ سربراہ کانفرنس کا اجلاس سری لنکا کے تفریحی مقام بین ٹوٹا پر ہوا جہاں دونوں وزرائے اعظم کے درمیان کشیدگی کم کرنے پر تبادلہ خیالات ہوا۔ سفارتی حلقوں نے کہا ہے کہ اصل مذاکرات بعد میں ہوں گے۔

واجپائی نواز ملاقات پر امریکہ نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ چین اور دیگر ملکوں نے بھی مذاکرات کی بحالی کا خیر مقدم کیا ہے۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ نواز واجپائی ملاقات سے حسب توقع نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ کشمیر کے مسئلے کے حل تک پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی جنگ کا خطرہ موجود رہے گا۔

پاکستان ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے معاملے پر بات چیت کے لئے تیار ہو گیا۔ معاہدے پر بات چیت فوری طور پر شروع کرنے پر اتفاق اسلام آباد میں پاک امریکہ مذاکرات کے دوران ہوا۔

کراچی میں پی اے ایف کا طیارہ آبادی پر گرنے سے 4۔افراد ہلاک اور 13۔زخمی ہو گئے 12۔مکان تباہ ہو گئے ائر فورس کالڑکا ایف سیون طیارہ معمول کی تربیتی پرواز پر تھا کہ اسے پرواز کے دوران آگ لگ گئی۔ دونوں پائلٹ پیراشوٹ کے ذریعے کود گئے۔ ایک زخمی ہو گیا۔ پائلٹوں نے طیارے کو آبادی سے دور لے جانے کی انتہائی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ آخر کار شعلوں میں لپٹا ہوا طیارہ کراچی کے غربی کے علاقہ داتا نگر اورنگی ٹاؤن سیکٹر B-8 پر گر گیا ہے۔ رینجرز پولیس اور انتظامیہ موقع پر پہنچ گئے۔ طیارہ گرنے سے علاقے کے لوگ مشتعل ہو گئے انہوں نے پولیس کی بکتر بند گاڑیوں پر پتھراؤ کیا۔ شیشے ٹوٹ گئے۔ ائر فورس اور حکومت کی طرف سے ہلاک شدگان کے ورثاء اور زخمیوں کو معاوضہ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ صدر، وزیر اعظم اور ائر فورس کے سربراہ نے حادثے پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔

ایک اخبار کے مطابق زخمی ہونے والوں کی تعداد 25 ہے۔ زخمیوں کو عباسی شہید اور قطر کے ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا۔

بلوچستان کے مستعفی ہونے والے وزیر اعلیٰ اختر مینگل نے کہا ہے کہ بلوچستان میں سیاسی عدم استحکام کی ذمہ دار مسلم لیگ ہے۔ وہ ہمیں اقتدار میں نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ گورنر نے وزیر اعلیٰ کو ہدایت کی ہے کہ وہ نئے وزیر اعلیٰ کے انتخاب تک اپنے فرائض ادا کرتے رہیں۔ گورنر نے وزراء کے استعفے بھی منظور کر لئے ہیں۔

لبرٹی مارکیٹ لاہور میں ایک بینک میں ڈاکہ ڈال کر 55 لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہونے والے 5 میں سے دو ڈاکو پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گئے جبکہ تین فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ بعض ذرائع کے مطابق یہ تینوں بھی بعد ازاں گرفتار کر لئے گئے۔ رقم واپس لے کر بینک انتظامیہ کے حوالے کر دی گئی ہے۔

ملتان میں کرنسی ڈیلر کی دکان پر ڈاکہ کے نتیجے میں 50 لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ پولیس کو بتایا گیا چنانچہ ڈاکو دکان سے نکلے تو پولیس باہر موجود تھی جس پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کر دی پولیس ہوائی فائرنگ کرتی رہ گئی۔ ڈاکو اطمینان سے فرار ہو گئے۔

شور کوٹ کے قریب ٹریفک کے ایک حادثہ میں ایک ہی خاندان کے 13۔افراد ہلاک ہو گئے۔ بد قسمت مسافر حضرت سلطان باہو کے مزار پر زیارت کے لئے جا رہے تھے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔ ہمارے خلاف مقدموں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ پیپلز پارٹی کو کرپشن کا الزام دینے والے کو عوام سمندر میں غرق کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خلاف ثبوت دھوکے اور زبردستی سے جمع کئے گئے ہیں۔

گورنر پنجاب شاہد حامد کو گورنر کے عہدے سے تبدیل کر کے وزیر اعظم کا مشیر برائے خزانہ بنانے کی قیاس آرائی کی جا رہی ہے۔ ان کا عہدہ وفاقی وزیر کے برابر ہو گا۔

فیصل آباد میں فیکٹری کی دیوار موت بن کر نہاتے ہوئے مزدوروں پر گر پڑی۔ 4۔ہلاک اور 10۔زخمی ہو گئے۔

ایک اخباری اطلاع کے مطابق سرحد کے قوم پرست رہنماؤں نے کالا باغ ڈیم کے خلاف تحریک چلانے کے لئے بیگم نسیم ولی خان کی قیادت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مسٹر اجمل خٹک نے معذرت کر لی ہے اب اس ریلی کی قیادت ولی خود کریں گے۔

بہنوں کی پُرزور فرمائش پر اب
ساٹن جارجٹ
ان سلے برقعوں اور سادہ سوٹوں میں بے شمار رنگ - اب آپ کے اپنے شہر میں
اکبر احمد 32/4 دار الصدر غربی حلقہ قمر
(ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب)
ربوہ ☎ 212866

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ جدید ربوہ
☎ 211842

حضرت حکیم نظام جان کا چشمۂ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
• ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ کوٹھی 1/1 دار العلوم غربی ربوہ ☎ 212855 212755
• ہر ماہ 12-11-10 تاریخ 741 NW دوکان 1/1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سیدپور روڈ راولپنڈی ☎ 415845
• ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودہا
☎ : 214338
• ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد 3/44 نزد پوسٹ آفس کراچی ☎ 5889743
• ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎ : 291024